© rasailojaraid.com

فقه تجارة المخدرات

افیون کا کاروبار شریعت کی نظر میں

مفتی غلام قادر نعمانی

مفتی واستاد جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نمبر شمار: ذیلی عنوانات

۱: باعث تحریر

۲: افیون کی حقیقت اور حل وحرمت کا حکم

۳: افیون کی حرمت حدیث نبویؐ سے

۴: افیون کی حرمت فقہاء کرام کی نظر میں

۵: افیون کی خرید وفروخت کا حکم

۶: افیون کی کاشت

۷: افیون میں زکوۃ کا حکم

۸: دیکھئے فقہاء کرام کے فرمودات

۹: مسکرات میں فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے

۱۰: افیون کا دوائی میں استعمال

۱۱: افیون کے نقصانات

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

ا۔باعث تحریر:

زیر بحث مضمون کا باعث تحریر یہ تھا۔ کہ برادر محترم مولانا سراج محمد القاسمی صاحب مفتی ومدرس المرکز الاسلامی بنوں (پاکستان) نے افیون کی شرعی حیثیت کی وضاحت کا مطالبہ کیا تھا۔ جس پر چند سطور حوالہ قلم کر رہا ہوں۔ رب ذوالجلال سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سعی و کوشش کو تمام امت مسلمہ کے لئے نافع بنائے (امین)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محترم مسلمان بھائیوں! اسلام تمام انسانیت کے لئے دنیا واخرت کی مشعل راہ ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ انسانوں کی دنیوی اور اخروی زندگی محفوظ پر امن ہو اور انسان دنیا وآخرت میں ضرر اور نقصان سے بچ سکے۔ اسلام فقط اخروی زندگی کا قائل نہیں ہے۔ جس طرح اخروی زندگی کا قائل ہے۔ اس طرح دنیوی زندگی کا بھی قائل ہے۔ اسلام نے دنیا وآخرت کی خوشنودی کے لئے کچھ اصول واحکام مرتب کئے ہیں۔ انسان دنیا وآخرت میں خوش وخرم صحت مند وتندرست ہو اور اس کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔

اسلام چاہتا ہے۔ کہ انسان کی صحت، عزت، حواس ظاہری وباطنی، دل ودماغ اور فکر وعقل ہر وہ چیز جس کی انسانی زندگی کو ضرورت ہے صحیح وسالم ہو۔ اور انسان کسی کا محتاج نہ ہو۔ انسان کی صحت کا لحاظ رکھتے ہوئے اسلام نے کچھ ایسی چیزوں کی نشاندہی کی جس سے صحت متاثر ہوتی ہے۔ اور نشاندہی کے ساتھ ساتھ اسلامی اصولوں کے تحت اس سے انسان کو منع کیا گیا۔ منجملہ ازیں منشیات ہیں یعنی ہر وہ چیز جو نشہ آور ہو اور انسان کے عقل ودماغ پر پردہ ڈالتا ہو یا کوئی اور ضرر پہنچاتا ہو۔ بین الاقومی سطح پر اقوام عالم کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ منشیات بری چیز ہے۔ اور اس کا روک تھام کرنا چاہئے۔ اس وقت جس نشہ آور چیز نے دنیا میں شور وغل مچایا ہے وہ افیون ہے۔ اب یہاں مقصود افیون پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث کرنا ہے۔ متقدمین علماء کرام کے دور میں افیون کا مسئلہ چونکہ اتنے زور وشور سے نہیں ابھرا تھا۔ اور نہ اس سے ہیروئن وغیرہ جیسا تباہ کن مواد تیار ہوتا تھا۔ اور نہ اس کی تجارت اتنی عام تھی جتنا کہ اس دور میں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطباء وڈاکٹر حضرات افیون کو دوائی کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اس وجہ سے فقہاء کرام نے اس مسئلے کو اتنی اہمیت نہیں دی جتنی اس وقت اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی تشخص واقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے شریعت کے اصول اور فقہاء کرام کے اقوال وآراء کے تحت دور حاضر کے مناسبت سے افیون کے مسئلے پر مندرجہ ذیل عنوانات سے کچھ تحریر قلم بند کی جاتی ہے۔

۲۔ افیون کی حقیقت اور حل وحرمت کا حکم:

افیون کی بحث میں تین چیزیں سامنے آتی ہیں۔ ایک افیون کا بیج، دوم افیون کا پودا، سوم افیون کی حقیقت (۱) افیون کے بیج کو خشخاش کہتے ہیں۔ یہ نشہ آور نہیں ہے اس کا استعمال جائز ہے۔ (۱) افیون کا پودا اس کو کوکنار کہتے ہیں۔ یہ پودا بھی فی نفسہ (بذات خود) کوئی قبیح چیز نہیں ہے۔ (۳) افیون یہ وہ چیز ہے۔ جو کوکنار کے ڈوڈا سے دودھ نکال کر خشک کیا جاتا ہے۔ اس منجمدہ خشک شدہ دودھ کو افیون کہتے ہیں۔ اور پوست بھی۔

یہاں **مقصود بالبحث** خشخاش اور کوکنار نہیں ہے۔ بلکہ **مقصود بالبحث** اس پودے کا رس ہے۔ جو فی نفسہ نشہ آور ہے۔ اور لوگ اس سے افیم یا افیون سے تعبیر کرتے ہیں۔ افیون عربی لفظ ہے۔ اور افیم عجمی لفظ ہے۔ چونکہ افیم ایک ایسا مادہ ہے۔ جو بغیر کسی چیز کے اختلاط اور بغیر پکانے کے نشہ آور ہے۔ اور جو فی نفسہ نشہ آور ہو وہ شریعت میں حرام ونا جائز ہے۔ اب یہاں منشیات کی حرمت کے دلائل ذکر کرنے کے بعد خود بخود افیون کی حرمت کا مسئلہ واضح ہو جائیگا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔افیون کی حرمت حدیث نبویؐ سے:

(۱) عن النعمابن بشیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان من الحنطة خمراو من الشعیر خمر او من الزبیب خمر او من التمر خمرا و من العسل خمرا و انا انھی عن کل مسکر(رواہ ابو داود)

حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ گندم سے بھی شراب ہے ۔اور جو سے بھی شراب ہےاور خشک انگور سے بھی شراب ہےاور کھجور سے بھی شراب ہےاورشہد سے بھی شراب ہے۔اور میں ہرنشہ آور چیز سے منع کرتاہوں۔

(۲) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺقال کل معکر خمر و کل مسکر حرام (رواہ مسلم)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ ہرنشہ آورشراب کے حکم میں ہےاور ہرنشہ آور چیزحرام ہے۔

(۳) عن عائشه رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ ﷺ کل مسکرحرام (قال الترمذی حدیث حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشادفرمایا کہ ہرنشہ آور چیزحرام ہے۔

(٤)عن ابن عباس رضی اللہ عنھما عن البنی ﷺ کل مخمر و کل مسکرحرام۔(رواہ ابو داود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کاارشادنقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔کہ ہروہ چیز جوعقل پر پردہ ڈالتاہواور ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔ان مذکورہ احادیث مبارکہ میں قاعدہ کلیہ کے طور پر پیغمبرعلیہ السلام نے ارشادفرمایا کہ نشہ آور چیزحرام ہے۔اس میں یہ فرق نہیں ہے۔کہ کھانے والا ہو یا پینے والا ہو یااورکسی طریقے سے استعمال ہوتاہو بلکہ مطلق حکم فرمایا کہ جوبھی چیزنشہ آور ہووہ حرام ہے۔

۴۔افیون کی حرمت فقہاء کرام کی نظر میں:

(۱) قال المحقق ابن القیم رحمہ اللہ فی کتا بہ زاد المعاد۔ان الخمر ید خل فیھا کل مسکر ما ئعا کان او جامد اعصیراً او مطبو خا۔

حضرت ابن قیم اپنی کتاب زادالمعاد میں فرماتے ہیں۔کہ شراب کے حکم میں ہرنشہ آور چیز داخل ہے۔چاہےنرم ہویا منجمد کچاہو یاپکا۔

(۲)قال صاحب سبل السلام شرح بلوغ المرام انه بحرم ما اسکرمن ای شیء وان لم یکن مشروبا کا لحشیشة وقبا ئح خصا لھا کثیرة وقدعدمنھا بعض العلماء مأة وعشرین مضرة دینیة و دنیویة و قبائح خصالھا مو جودة فی الافیون وفیه زیادة مضار۔

صاحب سبل السلام فرماتے ہیں کہ جوبھی چیزنشہ دینے والی ہووہ حرام ہے اگرچہ وہ شراب نہ ہوجیسا کہ حشیش اور حشیش کی برائیاں بہت ہیں بعض علماء نے ایک سوبیس تک دینی ودنیوی نقصانات بتائیں ہیں اوریہی نقصانات افیون میں بھی ہے بلکہ افیون کے نقصانات حشیش سے بھی زیادہ ہیں۔(کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعة ٥ص ٣٤)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۳) قال الشیخ عبدالرحمن الجزیریؒ وماقالہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ وتلمیذہ ابن القیمؒ وغیرھما من العلماء ھو الحق الذی یسوق الیہ الدلیل وتطمئن بہ النفس واذقد تبین ان النصوص من الکتاب والسنۃ تتناول الحشیش فھی تتناول ایضاالافیون الذی بین العلماء انھااکثرضرراً ویترتیب علیہ من المفاسد مایزید علی مفاسد الحشیش۔(الفقہ علی المذاھب الاربعۃ ج ۵/ص ۳۴)

شیخ عبدالرحمٰن الجزیریؒ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اوراس کے شاگردابن قیمؒ نے حشیش اورافیون کے بارے میں جو کچھ کہا ہے کیونکہ قرآن وسنت کے نصوص سے حشیش کاحکم واضح ہواتو یہ حشیش کاحکم افیون کوبھی شامل ہے کیونکہ افیون کے مفاسد حشیش سے زیادہ ہیں۔

(۴) قال العلامۃ ابن عابدینؒ مااسکر کثیرہ فقلیہ حرام وعلیہ الفتوی کما یأتی (ردالمحتار ص ۱۸۲/ج۳)

علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں کہ جس چیز کی کثیر مقدارنشہ آورہوتوقلیل مقداربھی حرام ہےاوراسی پرفتوی ہے۔

(۵)قال العلامہ الحصکفیؒ ونقل فی الا شربۃ عن الجوھرۃ حرمۃ اکل بنج وحشیشۃ وافیون لکن دون حرمۃ الخمر۔وقال العلامۃ ابن عابدینؒ وتقدم اول الطلاق عن تصحیح العلامۃ قاسم انہ اذا اسکر من البنج والافیون یقع زجراً وعلیہ الفتوی۔(ردالمحتارج ۳/ص ۱۸۱)

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ جوھرۃ نامی کتاب میں بھنگ، حشیش اورافیون کا کھاناحرام قراردیا گیاہے۔اورعلامہ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ بھنگ وافیون سے نشہ ہونے والے شخص کی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔اوراس پرفتوی ہے۔

(٦)قال الحصکفیؒ فی کتاب الطلاق او سکر ان ولو بنبیذاو حشیش او افیون او بنج زجرابہ یفتی تصحیح القدوریؒ وقال العلامۃ ابن عابدینؒ قولہ ولوبنبیذای سواء کان سکرہ من الخمراو الا شربۃالاربعۃالمحرمۃاو غیرھا من الا شربۃالمتخذۃمن الحبوب والعسل عند محمدؒ قال فی الفتح ویقولہ یفتی لان السکرمن کل شراب محرم وفی البحر عن البزازیۃ المختار فی زماننا الزام الحدو وقوع الطلاق (ردالمحتار ص ۴۰٦/ج۲)

علامہ حصکفی طلاق کے مسئلے میں فرماتے ہیں کہ مدہوش کی طلاق واقع ہوجاتی ہیں اگر مدہوش افیون یا بھنگ سے ہواوراسی پرفتوی ہےاور علامہ عابدینؒ فرماتے ہیں کہ مدہوشی عام ہے کہ حرام شراب سے ہویااس شراب سے ہوجوحبوب (دانہ) اورشھد سے بنائی جاتی ہےاوریہ امام محمد کی رائے ہے۔اورفتح میں کہاہے کہ امام محمدؒ کے قول پرفتوی ہے۔کیونکہ نشہ ہرقسم چیز سے حرام ہے۔اوربحر میں لکھاہے کہ اس زمانے میں مختاریہ ہے کہ جس چیز سے بھی کوئی شخص مدہوش ہواتواس پرحدجاری ہوگااوراس کی طلاق واقع ہوگی۔

(۷)قال الحلبی "فی کتا ب الا شربۃ والکل حرام عند محمدؒ وبہ یفتی وقال الحصکفی ویحرم اکل البنج والحشیشۃ والا فیون لکن دون حرمۃ الخمر"(مجمع الا نھر ص ۲۵۰/ج ۴)

علامہ ابراھیم حلبیؒ فرماتے ہیں۔کہ تمام مسکرشراب امام محمدؒ کہ نزدیک حرام ہیں۔اوراسی پرفتوی ہے۔اورعلامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں۔کہ بھنگ، حشیش اورافیم کا کھاناحرام ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فقہاء کرام کی مندرجہ بالا عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ جو بھی چیز نشہ آور ہو وہ شریعت میں حرام ہے اور اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔اس میں شراب افیون بھنگ حشیش اور دیگر نشہ آور چیزیں چاہے گندم اور شہد سے ہو یا کسی اور چیز سے سب کا حکم یکساں ہے۔

۵۔افیون کی خرید وفروحت کا حکم:

بعض لوگوں پر دنیا کی محبت غالب ہونے کی وجہ سے وہ مال ودولت کی کمائی میں کسی چیز سے دریغ نہیں کرتے۔جس راستے سے دولت حاصل ہوتی ہے۔اس راستے کو اپناتے ہیں۔یہ امتیاز نہیں کرتے کہ شریعت میں اس طریقہ سے کمائی کرنا حلال ہے یا حرام حالانکہ شریعت نے صحیح طریقے سے حلال کمائی کا حکم فرمایا ہے۔بعض لوگ زیادہ مال آسان طریقے سے حاصل کرنے کیلئے شراب فروشی، بت فروشی ،منشیات کی تجارت وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں تا کہ کم وقت میں زیادہ دولت آسان طریقے سے حاصل کریں۔حالانکہ شریعت نے غلط طریقے سے حرام کمائی کے حصول سے منع فرمایا ہے۔شراب فروشی، بت فروشی اور منشیات کی تجارت وخرید وفروخت سارے شریعت میں حرام ہیں اس وقت منشیات میں مہلکِ تجارتی چیز ہیروئن ہے اور ہیروئن کا اصل وبنیاد افیون ہے یہاں افیون کی تجارت کے حکم کی کچھ وضاحت کیجاتی ہے بعض علماء افیون کی تجارت کے جواز کے قائل ہیں جبکہ جمہور علماء حرمت پر فتوی دیتے ہیں۔

افیون چونکہ بذات خود نشہ آور ہے۔اور ایک مہلک چیز ہیروئن کے لئے بنیاد ہے۔اور اس کے بے شمار نقصانات ہیں۔علامہ عبدالرحمٰن الجزیریؒ نے لکھا ہے کہ افیون میں ایک سوبیس سے زیادہ دینی اور دنیوی نقصانات ہیں پہلے ذکر شدہ دلائل سے بھی افیون کی حرمت ثابت ہے۔جب ایک چیز کی حرمت نصوص سے ثابت ہو اور اس کے نقصانات بھی لامحدود ہوں تو اس کی تجارت وکاروبار کیسے جائز ہوسکتی ہے۔یہاں چند دلائل افیون کے خرید وفروخت کے بارے میں نقل کرتے ہیں تا کہ افیون کی تجارت کا مسئلہ خوب واضح ہوجائے۔

فقہاء کرام کے نزدیک یہ مسلمہ مسئلہ ہیں کہ جس چیز سے انتفاع لینا حرام ہو اس کی تجارت بھی حرام ہے۔اور جو چیز کسی حرام چیز کے لئے بنیاد بنتا ہو وہ چیز بھی حرام ہوتی ہے۔کیونکہ گناہ کا تعاون بھی گناہ ہے۔دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قال اللہ تعالیٰ وتعاونو اعلی البروالتقوی ولا تعاونو اعلی الاثم والعدوان ۔

ارشاد باری تعالی ہے کہ نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کیساتھ تعاون کرو اور گناہ ظلم میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون مت کرو۔

(۲) قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الذی حرم شربھا حرم بیعھا واکل ثمنھا ۔(الفقہ علی المذاھب االاربعۃ ص ۳۶/ج ۵)

پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جس ذات نے شراب وغیرہ مسکرات کا پینا حرام کیا ہے اس ذات نے اس کی خرید وفروحت اور اس کے پیسہ کو بھی حرام کیا ہے۔

(۳) قال علیہ السلام ان اللہ اذا حرم شیئا حرم ثمنہ(رواہ بن ابی شیبہ عن ابن عباس)

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جس چیز کو حرام قرار دیتا ہے تو اس کا پیسہ بھی حرام قرار دیتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(٤) قال العلامة الحصكفیؒ والحاصل ان جوازالبیع یدورمع حل الانتفاع مجتبی واعتمده المصنفؒ (الدرالمختار علی هامش ردالمحتارص ١٢٥/ج ٤)

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ خرید وفروخت کے جواز وعدم جواز کا مدار نفع کے حل وحرمت پر ہے جس چیز سے نفع حاصل کرنا جائز ہو اس کی خرید وفروخت بھی جائز ہے اور جس چیز سے نفع حاصل کرنا حرام ہو اس کی خرید وفروخت بھی حرام ہے۔

(٥) قال فی شرح التنویر قلت وسئل ابن نجیمؒ عن بیع الحشیشة هل یجوزفکتب لایجوز فیحمل علی ان مراده بعدم الجواز عدم الحل وقال ابن عابدین قوله وصح بیع غیر الخمر ای عنده خلافا فی البیع والضمان لکن الفتوی علی قوله فی البیع وعلی قولهما فی الضمان ثم ان البیع وان صح لکنه یکره کما فی الغایة (ردالمحتار ص ٣٢٣/ج ٥)

اورشرح تنویر میں ہے کہ علامہ ابن نجیمؒ سے حشیش کے خرید وفروخت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے لکھا کہ جائز نہیں اور ابن عابدینؒ فرماتے ہیں کہ شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء کی خرید وفروخت امام صاحب کے نزدیک جائز ہے اور صاحبین کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ پھر امام صاحب کے نزدیک اگر چہ بیع صحیح ہے لیکن مکروہ ہے۔

(٦) قال الحصکفیؒ وجازبیع عصیر عنب ممن یعلم انه یتخذ خمرا وقیل یکره لا عانة علی المعصیة ونقل المصنفؒ عن السراج والمشکلات ان قوله ممن ای من کافر امابیعه من المسلم فیکره ومثله فی الجوهرة والباقانی وغیر همازادالقهستانی مغزیا للخانیاة انه بکره بالانفاق (ردالمحتارج ٥/ص٢٧٧)

علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ انگور کا رس شراب بنانے والے مسلمان پر بیچنا مکروہ ہے کیونکہ یہ گناہ پر تعاون ہے اور گناہ پر تعاون جائز نہیں ہے۔

(٧) قال العلامة علاوالدینؒ تحت قول الحلبیؒ والانتفاع کالبیع فی الحکم قلت فیلحفظ هذا فانه مهم وقد قدمنا انفا انه متی یکره لبس خاتم مثلا کره بیعه وصنعته انتهیٰ فتتعکس موجبة کلیة فتامله فانی لم اره وکتبت فی شرح التنویر ان ماقامت المعصیة بعینه بکره بیعه تحرما ۔ (الدرالمنتقی علی هامش المجمع ج ٤/ص ٢١٢)

علامہ علاؤالدین فرماتے ہیں کہ صاحبین نے فرمایا ہے کہ انتفاع اور بیع کا حکم ایک جیسا ہے یعنی جس چیز سے نفع لینا حرام ہو اس کی خرید وفروخت بھی حرام اور ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ جب انگوٹھی کا پہننا مکروہ ہو تو اس کا بیع وصناعت بھی مکروہ ہے اور میں نے شرح التنویر میں لکھا ہے کہ جس چیز کے ذات سے گناہ متعلق ہو اس کی خرید وفروخت مکروہ تحریمی ہے۔

(٨) قال الشیخ الزحیلی وقال الصاحبان لا یجوز بیعها والا یضمن متلقها لعدم کونها مالا متقوما لان المال المتقوم هو مایباح الا نتفاع به حقیقة وشرعا ۔ (الفقه الاسلامی ص ١٦٣/ج٦)

علامہ زحیلی فرماتے ہیں کہ صاحبین نے فرمایا ہے کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے۔ اور اس کے ہلاک کرنے والے پر مال متقوم نہ ہونے کی وجہ سے ضمان نہیں ہے۔ کیونکہ مال متقوم وہ ہے جس سے نفع حاصل کرنا جائز۔ اور یہ وہ ہے جس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں۔ مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ حرام کا ارتکاب بھی گناہ ہے اور حرام کام کے لئے راہ ہموار کرنا بھی گناہ ہے اور جس چیز سے فائدہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل کرنا حرام ہو اس کی خرید وفروخت وتجارت بھی حرام ہے۔اب یہ بات قابل غور ہے کہ افیون کی خرید وفروخت اور تجارت کے مقاصد کیا ہیں ہر عقل مند و دانش مند جانتا ہے کہ اس وقت افیون کی تجارت صرف اور صرف ہیروئن تیار کرنے کے لئے ہے اور ہیروئن ایک مہلک ترین نشہ آور چیز ہے اور پہلے ذکر ہوا ہے کہ نشہ آور اشیاء کی اجازت شریعت نہیں دیتی ہے اور ہیروئن کے علاوہ بھی افیون نشہ آور ہے اور نشہ آور چیز استعمال کرنا شریعت میں جائز نہیں ہے لہذا افیون کی خرید وفروخت وتجارت جائز نہیں ہے۔

٦۔افیون کی کاشت:

(١) علامہ عبدالرحمٰن الجزیریؒ لکھتے ہیں کہ علماء کرام کا اس مسئلے پر اتفاق ہے کہ حشیش اور خشخاش کی کاشت حرام ہے کیونکہ اس سے نشہ آور اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔اور دلیل یہ حدیث شریف پیش کرتے ہیں۔

عن ابن عباسؓ ان رسول اللہ ﷺ قال ان من حبس العنب ایام القطاف حتیٰ یبیعہ لمن یتخذ ہ خمرافقلد تقتحم فی النار

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔کہ جس شخص نے انگور کاٹتے وقت اس غرض سے ذخیرہ کیا کہ وہ شراب بنانے والے پر فروخت کریگا تو بے شک یہ شخص آگ میں داخل ہو گیا۔اس حدیث سے شراب بنانے والے پر انگور بیچنے اور اس کے لئے ذخیرہ کرنے کی حرمت ثابت ہوتی ہے حالانکہ انگور بذات خود ایک حلال نعمت ہے پھر افیون کی کاشت ہیروئن بنانے کے لئے کیسے جائز ہوسکتا ہے حالانکہ افیون بذات خود حلال نہیں بلکہ حرام ہے کیونکہ نشہ آور چیز ہے۔

(٢) مسلمان تو اس پر مامور ہے کہ وہ منکرات کا سد باب کریں اور افیون میں منکرات کے دروازے کھل جاتے ہیں حدیث میں ارشاد ہے کہ ضعیف ایمان والا مسلمان وہ ہے کہ برائی کو دل میں برائی سمجھے پھر جو مسلمان برائی کو برا سمجھنے کی بجائے برائی کی راہ ہموار کرتا ہے اس کے ایمان کا کیا حال ہوگا۔

(٣) فقہاء کرام نے ایک قاعدہ لکھا ہے وہ یہ ہے "الامور بمقاصد ھا" اشیاء میں مقاصد کو دیکھا جائے گا۔یعنی جس چیز سے جو مقصد حاصل ہوتا ہو اس کا اعتبار کیا جائے گا اگر حاصل شدہ مقاصد حرام ہوں تو یہ چیز بھی حرام میں شمار ہوگی۔اور اگر حاصل شدہ مقاصد جائز ہوں تو یہ چیز بھی جائز شمار ہوگی۔

(٤) فقہاء کرام نے ایک اور قاعدہ بھی مرتب کیا ہے وہ یہ ہے مقدمة الواجب واجب ومقدمة الحرام حرام۔

واجب فعل کا واسطہ واجب اور حرام فعل کا واسطہ حرام، مثال کے طور پر جس شخص پر نماز فرض ہے تو اس پر وضوء بھی فرض ہے اور جس شخص پر نماز فرض نہیں اس پر وضوء بھی فرض نہیں اور زناء حرام ہے تو زنا کے دواعی ہاتھ لگانا دیکھنا چومنا وغیرہ بھی حرام ہیں اور اپنی بیوی سے ہم بستری حلال ہے تو اس کے دواعی بھی حلال ہیں۔

ان قواعد سے یہ بات صاف واضح ہوتی ہے۔کہ افیون کی کاشت جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کاشت وتجارت کے آخری مقاصد ہیروئن ہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے اگر افیون کی کاشت نہ کی جائے تو ہیروئن جیسے مفسد چیز کا مادہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔

(۵) فقہاء کرام نے ایک اور قاعدہ بھی ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کے حل وحرمت میں اشتباہ ہو تو حرمت ہی راجح ہے یعنی شئی مشتبہ کو حرام میں شمار کیا جائے گا۔ اس قاعدہ سے بھی افیون کی کاشت کاری کی حرمت کی تائید ہوتی ہے۔

۷۔ افیون میں زکوٰۃ کا حکم:

زکوٰۃ ایک عبادت مالی ہے اور عبادت مالی میں دو باتیں ضرور ہیں (۱) کہ مال حلال اور پاک ہو اگر مال حلال اور پاک نہ ہو تو زکوٰۃ صدقہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبول نہیں ہے۔

پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے۔ ان الله طيب لايقبل الاطبيا و ان الله تعالىٰ امر المؤمنين بماامر به المرسلين فقال تعالىٰ يايها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا (رواه مسلم)

بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک صدقات قبول کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو وہی حکم دیا ہے جو کہ پیغمبروں کو دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبرو! پاک کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے حرام کا صدقہ قبول نہیں کرتے۔

(۲) فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ زکوٰۃ صدقہ اور خرید وفروخت وغیرہ اس مال و دولت سے جائز ہے جو شرعاً قابل قیمت ہو۔ پھر قابل قیمت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قابل قیمت مال وہ ہے جس سے شرعاً فائدہ اٹھانا جائز ہو اور جس چیز سے فائدہ اٹھانا جائز نہ ہو وہ شرعاً قابل قیمت نہیں ہے۔

۸۔ دیکھئے فقہاء کرام کے فرمودات:

(۱) علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں۔ "وبطل بيع مال غير متقوم كخمر وخنزير فان المال المتقوم هو المال المباح الانتفاع به شرعاً (ردامحتار ص ۱۱۳/ج۴)

(۲) علامہ خالد اتاسیؒ فرماتے ہیں۔ يعني ان المال المتقوم ماخود في مفهومه كلاالمعنيين فيعرف بانه المال المحرز الذى يمكن ادخاره مع اباحة الانتفاع به شرعاو مايتمول بلااباحة انتفاع لايكون منقوما كالخمر (شرح المجله ماده ۱۲۷/ص ۱۸/ج ۲)

(۳) شیخ وھبۃ الزحیلی فرماتے ہے۔ المال المتقوم كل ما كان محرزا بالفعل و اباح الشرع الانتفاع به وغير المتقوم مالم يحرز بالفعل اوما لايباح الانتفاع به شرعا الا فى حالة الا ضطرار (الفقه الاسلامى ص ٤٤/ج٤)

وقال فى مقام آخر وقال الصاحبان لا يجوز بيعها اصلاو لا يضمن متلفها لعدم كونها مالاً متقو مالان المال المتقوم هو ماياح الانتفاع به حقيقة وشرعا وهى لا يباح الا نتفاع بها۔ (الفقه الاسلامى ص ١٦٣/ج٦)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ مال متقوم سے ادا ہوتی ہے۔اور مال غیر متقوم سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی ہے۔علامہ لکھتے ہے۔

"قال فی الکشف الکبیر فی بحث القدرة المیسرة الزکاة سنه لاتتادی الابتملیك عین متقومة حتیٰ لواسکن الفقیر داره سنة بنیة الزکاة لا یجزیه لان المنفعة لیست بمتقومة"۔(البحر الرائق ج ۲/ص ۲۰۱ کتاب الزکاۃ)

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ حلال اور متقوم مال میں زکوٰۃ وصدقہ واجب ہوتے ہیں۔جو مال شرعاً حلال اور متقوم نہ ہو اس سے زکوٰۃ وصدقہ ادا نہیں ہوتے ہیں۔اس سے پہلے یہ مسئلہ واضح ہو چکا ہے کہ افیون مسکر ہے اور مسکر کی آمدنی حلال نہیں ہے جب حلال نہ ہو تو پھر اس میں کیسے زکوٰۃ وعشر واجب ہوتی ہیں۔حالانکہ زکوٰۃ وعشر ادا ہونے کے لئے حلال اور متقوم مال ہونا ضروری ہے افیون کی زکوٰۃ کا مسئلہ مجتہدین احناف کے حوالے سے کہیں نظر سے نہیں گزرا تاہم مضمون میں ذکر شدہ دلائل عدم وجوب کی تائید کرتے ہیں۔

۹۔افیون کی تجارت اور زکوٰۃ کے مجوزین حضرات کی اراء پر ایک نظر:

بعض فتاویٰ میں افیون کی خرید وفروخت کو جائز کہا گیا ہے۔اور افیون میں زکوٰۃ کو بھی واجب کہا ہے۔یہاں ان میں سے بعض فتاویٰ کی عبارات کو نقل کرتے ہیں۔پھر قارئین حضرات سوچ لیں کہ مجوزین کے دلائل کیا ہیں۔اور ان کے اقوال راجح ہے یا مرجوح۔

(۱) درمختار کی عبارت "وصح بیع غیر الخمر مما مرومفاده صحة بیع الحشیشة والافیون" اس عبارت میں صاف لکھا ہے کہ حشیش اور افیون کی خرید وفروخت درست ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے "وسئل ابن نجیم غن بیع الحشیشة هل یجوز فکتب لایجوز" حصکفیؒ فرماتے ہیں کہ ابن نجیمؒ سے کسی نے حشیش کی تجارت کے بارے میں پوچھا گیا حشیش کی تجارت جائز ہے تو ابن نجیمؒ نے جواب میں لکھا کہ جائز نہیں علامہ ابن عابدینؒ اس عبارت کی شرح میں لکھتے ہیں کہ خمر کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء کی بیع اتفاقی مسئلہ نہیں فقط امام صاحب کا مذہب ہے اور صاحبین کے نزدیک تمام مسکرات کی بیع جائز نہیں ہے آگے چل کر لکھتے ہیں کہ امام صاحب کے نزدیک حشیش وغیرہ کی بیع کا جواز کراہت کے ساتھ ہے مطلقاً نہیں ہے لکھتے ہیں۔

"قوله وصح بیع غیر الخمر ای عنده خلا فا لهما فی البیع والضمان لکن الفتویٰ علی قوله فی البیع وعلی قولهما فی الضمان ثم ان البیع وان صح لکنه یکره کما فی الغایة"۔(ردالمحتار ج ۵/ص ۳۲۳)

حل اور حرمت کے مسائل میں جب کراہت ذکر کیا جائے تو متبادل اس سے کراہت تحریمی ہوتی ہے کیونکہ اس میں احتیاط ہے یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہئے کہ جس زمانے میں فقہاء کرام افیون کے جواز اور عدم جواز پر بحث کرتے تھے تو اس زمانے میں افیون فقط دوا کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔جبکہ اس دور میں ہیروئن کے لئے خرید وفروخت کی جاتی ہے لہٰذا اس دور کے افیون کی خرید وفروخت کا قیاس اس دور پر قیاس مع الفارق ہے۔

(۱) فتاوی دار العلوم دیوبند (۱۷۸/ج ۶) میں لکھا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوال:۔ افیون مال متقوم ہے اور اس میں عشر واجب ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اس صورت میں صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ افیون مال متقوم ہے اور اس میں عشر واجب ہے اس عبارت میں افیون مال متقوم میں شمار کیا گیا ہے اگر متقوم سے مراد یہ ہو کہ عرفاً متقوم ہے یعنی لوگوں کی نظر میں قابل قیمت چیز ہے پھر تو درست ہے اور اگر متقوم سے مراد یہ ہو کہ شرعاً متقوم ہے تو یہ قابل غور ہے کیونکہ افیون نشہ آور چیز ہے اور نشہ آور شریعت میں مال متقوم نہیں ہے یا جواب اس پر مبنی ہے کہ اس وقت افیون دوائی کے لئے خریدا جاتا تھا اور دوائی کے لئے خریدنا مرخص ہے اس کے علاوہ یہ جواب کسی شرعی دلیل یا کسی مجتھد کے قول سے مزین نہیں ہے اور مسکرات کو مال متقوم میں شمار کرنے کے لئے دلیل شرعی کی ضرورت ہے۔

(۳) احسن الفتاوی (ص۴۹۴/ج۶) میں واضح الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ افیون کی خرید وفروخت دوائی کے لئے جائز ہے دوائی کے علاوہ افیون کی خرید وفروخت مکروہ تحریمی ہے۔

(۴) خیر الفتاویٰ (ص۴۹۴/ج۳) میں (افیون اور تمباکو کی پیداوار میں عشر کا حکم) کے عنوان سے افیون میں عشر کو واجب کیا ہے انہوں نے مسئلہ کا بنیاد یہ رکھا ہے کہ افیون کاشت کے مقاصد میں شمار ہے تو اس میں نہیں اور مقاصد میں زکوٰۃ واجب ہوئی ہے لیکن انہوں نے یہ بحث نہیں کی ہے کہ افیون کا استعمال شرعاً جائز ہے یا نہیں اور افیون نشہ آور ہے یا نہیں اگر ہر جگہ مقاصد میں زکوٰۃ واجب ہے پھر تو یہ بھی کہنا پڑے گا کہ شراب کی تجارت میں بھی زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ وہ تاجر کے مقاصد میں شمار ہے یاد رکھئے کہ عشر وزکوٰۃ حلال مال میں واجب ہوتی ہے حرام میں نہیں۔

(۵) کفایت المفتی (ص۱۱۵/ج۹) میں افیون چرس بھنگ کی تجارت کو مباح قرار دیا ہے لیکن اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان چیزوں کا استعمال چونکہ دواء میں ہوتا ہے اس وجہ سے اس کی تجارت جائز ہے اس وجہ سے تجارت جائز نہیں ہے کہ اس سے ہیروئن جیسے زہریلا مواد تیار کیا جاتا ہے۔ بات تو یہی ہے کہ پہلے زمانے میں استعمال دوائی تک محدود تھا تو فقھاء کرام جواز کے قائل تھے اگر گزشتہ زمانے میں افیون سے ہیروئن جیسا زہریلا مواد تیار ہوتا تھا۔ تو شائد فقھاء کرام بالکل اجازت نہ دیتے۔

(کفایت المفتی کی عبارت ملاحظہ کیجئے) کسی حدیث کا یا کسی مجتھد کی قول کا سہارا نہیں لیا ہے فقط مفتی کفایت اللہ صاحب کی رائے ہے لکھتے ہیں "افیون چرس بھنگ کی کوکین یہ تمام چیزیں پاک ہیں۔ اور ان کا دوائی میں خارجی استعمال جائز ہے۔ نشہ کی غرض سے ان کو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ مگر ان سب کی؛ تجارت بوجہ فی الجملہ مباح الاستعمال ہونے کے مباح ہے تجارت تو شراب اور خنزیر کی حرام ہے کہ ان کا استعمال خارجی بھی ناجائز ہے مفتی صاحب نے کوئی حوالہ پیش نہیں لیا ہے۔

(۶) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ امداد الفتاوی (ص۶۰/ج۲) میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ افیون کی زکوٰۃ میں افیون کی بجائے قیمت بھی دیدینا جائز ہے اس عبارت سے افیون کی تجارت زراعت اور زکوٰۃ سب جائز معلوم ہوتے ہیں اس عبارت میں حضرت تھانویؒ نے کسی حدیث یا مجتھد کے قول کا حوالہ نہیں دیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور نہ اس کے دور میں افیون سے ہیروئن تیار کی جاتی تھی فکر کی بات تو یہ ہے کہ افیون کا مسکر ہونا کسی سے مخفی نہیں ہے پھر بھی بعض علماء نے نرمی کی ہے شائد ان کی نظر اس وقت دوائی پر تھی ہیروئن پر نہیں تھی اور ضرورت کے وقت مسکر چیز دوائی کے طور پر استعمال کرنا بقدر ضرورت مرخص ہے۔

(۷) دار العلوم حقانیہ کا فتوی۔

فتاوی حقانیہ (ص ۴۳۵/ج ۶) میں افیون کی کاشت خرید وفروخت کو ناجائز قرار دیا ہے اس میں (افیون کی کاشت کا حکم) کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

سوال: ۔افیون کی کاشت کا شرعی نکتہ نظر سے کیا حکم ہے؟

الجواب: ۔افیون ایک ایسی چیز ہے جس سے عصر حاضر میں خطرناک اور مہلک ترین منشیات (یعنی ہیروئن) تیار کی جاتی ہے جس سے پوری دنیا تباہی اور بربادی کے لپیٹ میں ہے اور اس کے مضر محض ہونے پر اقوام عالم متفق ہیں اس لئے اس کی کاشت اور خرید وفروخت کے جواز کے کوئی خاص دلائل نہیں پائے جاتے بلکہ عام اقوال اس کی حرمت کے مؤید ہیں تاہم اگر افیون کا استعمال دوائی تک محدود ہو یا تخم افیون (خشخاش) حاصل کرنا مقصود ہو تو پھر ان ضرورت کے مطابق محدود پیمانے پر اس کی کاشت کی گنجائش پائی جاتی ہے لیکن معاشرہ میں یہ نیت بہت کم پائی جاتی ہے عبارت مذکورہ میں تو مسئلہ واضح ہے لیکن یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ فتاوی حقانیہ (ص ۵۰۹/ج ۴) میں افیون کا کاروبار درست اور اس میں زکوۃ واجب قرار دیا ہے عبارت کی عنوان یہ ہے۔ (افیون کے کاروبار پر زکوۃ کا حکم) ملاحظہ کیجئے۔

سوال: ۔ایک شخص افیون کا کاروبار کرتا ہے تو کیا اس کے مال پر زکوۃ واجب ہے یا نہیں؟

الجواب: ۔ہر چیز جس کا خارج میں استعمال ہوتا ہو تو اس کے کاروبار میں کوئی شرعی قباحت نہیں اس لئے افیون کا کاروبار درست ہے اور اس کی مالیت میں زکوۃ بھی واجب ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ اگر کوئی اور کاروبار مل جائے تو اس کو ترک کردے۔ "لما قال الحصکفیؒ وصح بیع الخمر مما مر ومفاد صحة بیع الحشیشة والا فیون قال العلامة ابن عابدینؒ تحت قوله وصح بیع غیر الخمرای عنده خلافا لهما فی البیع والضمان لکن الفتوی علی قوله فی البیع وعلی قولهمافی الضمان" (ردالمحتار ص ۳۲۳/ج ۵)

فتاوی حقانیہ (ص ۵۰۹/ج ۴ کے جواب میں چند خدشات ہیں۔

نمبر (۱)۔یہ جواب ص ۴۳۵/ج ۶ سے متعارض ہے۔

نمبر (۲)۔اس جواب میں جو قاعدہ ذکر ہوا ہے یہ قاعدہ ناقص ہے۔اصل قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کا استعمال خارج میں شرعاً جائز ہو تو اس کے کاروبار میں شرعاً قباحت نہیں ہے اور جس چیز کا استعمال شرعاً جائز نہ ہو تو اس کا کاروبار بھی شرعاً جائز نہیں ہے جیسا کہ شراب کا استعمال ناجائز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے تو اس کی تجارت بھی ناجائز ہے چنانچہ یہ مسئلہ پہلے گزر چکا ہے اور افیون کا خارجی استعمال ہر وقت جائز نہیں ہے اگر جائز ہو تو فقط دوائی تک محدود ہوگا۔

نمبر (۳) زکوٰۃ اس مال میں واجب ہوتا ہے جو شرعاً حلال ہو اور افیون نشہ آور چیز ہے یہ شرعا ہے اور حرام مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتا ہے چنانچہ یہ مسئلہ بھی پہلے گزر چکا ہے۔

نمبر (۴):۔ سوال زکوٰۃ کے بارے میں ہوا ہے اور جواب میں حوالہ جو دیا گیا ہے وہ بیع وشراء کا ہے زکوٰۃ کا نہیں یہاں زکوٰۃ کا حوالہ دینا چاہئے تھا۔

نمبر (۵):۔ اس حوالہ میں لکھا ہے کہ صاحبین کے نزدیک اگر کسی نے کسی کا افیون تلف کیا تو اس پر ضمان نہیں ہے اور صاحبین کے قول پر فتوی ہے۔ صاحبین کے نزدیک یہ مال غیر متقوم ہے اور مال غیر متقوم میں نہ تاوان آتا ہے اور نہ زکوٰۃ۔

۱۰۔ مسکرات میں فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے:

اگر چہ بعض کتابوں میں افیون کے مسئلے میں نرمی پائی جاتی ہے۔ لیکن امام محمدؒ کے نزدیک شراب کی طرح تمام مسکرات حرام ہیں چاہے شہد اور پھلوں سے کیوں نہ ہو۔ علامہ شامی نے دس کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مسکرات میں فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ افیون حرام کے زمرے میں شمار کیا جائے کیونکہ افیون بذات خود مسکر چیز ہے اس کے مسکر میں کسی تبدیل وتغیر کی ضرورت نہیں ہے۔

علامہ شامیؒ کی عبارت ملاحظہ کیجئے۔'' قال فی شرح التنویر (وحرمها محمد) الا شربة المتخذة من العسل والتين ونحوهما قال المصنف (مطلقا) قليلها و كثيرها وبه يفتى ذكره الزيلعي وغيره وقال ابن عابدين قوله وغيره كصاحب الملتقى والمواهب والكفاية والنهاية والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والقهستاني والعينى حيث قالو الفتوى فی زماننابقول محمدؒ لغلبة الفساد وعلل بعضهم لقوله لان الفساق يجتمعون على هذه الاشربة ويقصدون اللهو والسكر بشربها اقول الظاهران مرادهم التحريم مطلقا وسدالباب بالكلية" (ردالمحتار ج ۵ / ص ۳۲۳) علامہ شامیؒ ۱۲۰۰ھ کی بات کر رہے ہیں جبکہ اس دور میں فساد بدرجہ زیادہ ہے۔

۱۱۔ افیون کا دوائی میں استعمال:

اگر کوئی صاحب یہ کہے کہ افیون تو دوائی میں استعمال ہوتا ہے پھر تو اس کی خرید وفروخت جائز ہونا چاہئے۔ جناب یہ بات تو درست ہے کہ ضرورت کے وقت نشہ آور چیز دوائی کے لئے استعمال کرنا شرعاً جائز ہے اور دوائی کی خاطر خریدنا بھی مرخص ہے لیکن دوائی کے جواز سے ہیروئن کے لئے جواز ثابت نہیں ہوتا فقہاء کرام نے ایک قاعدہ ذکر کیا ہے کہ جو چیز حرام ہو اور ضرورت کی وجہ سے اس کی اجازت مل گئی تو یہ اجازت ضرورت تک محدود ہوگی۔ ضرورت سے زیادہ کبھی بھی جائز نہیں ہوگی اور اگر افیون کی خرید وفروخت کو دوائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے استعمال کے بنیاد پر عام اجازت دی جائے پھر تو ایک صاحب یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ شراب کی خرید وفروخت بھی جائز ہے کیونکہ بعض اوقات دوائی کے لئے فقہاء کرام نے شراب کی بھی اجازت دی ہے حالانکہ شراب کی خرید وفروخت ناجائز اور اس میں زکوٰۃ غیر واجب ہے۔ فقہاء کرام نے شہد سے تیار شدہ نشہ آور شربت پر حرمت کا فتویٰ دیا ہے اور اس کو شراب میں شمار کیا ہے پھر افیون کی کیا وجہ ہے کہ یہ حرام نہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے شہد کے اوصاف بیان کئے ہیں لیکن جب نشہ آور ہو پھر حرام ہے اور افیون کے استعمال کا جواز کسی بھی آیت اور حدیث سے ثابت نہیں ہے پھر باوجود نشہ اس کا جواز ثابت کرنا لمحہ فکریہ ہے۔

۱۲۔ افیون کے نقصانات:

یہاں مزید نقصانات بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ فقط یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ افیون سے ہیروئن جیسے مہلک چیز تیار کی جاتی ہے جس نے زیادہ تباہی مسلمانوں میں پھیلادی ہے زیادہ تفصیل کی حاجت نہیں پشاور جیسے مسلمانوں کے شہر میں نظر ڈالیں تو آپ کو بے شمار ایسے لوگ نظر آئیں گے جو اپنے ماں باپ اپنی بیوی بچوں سے بے پرواہ ہیں ان کے بدن پر میلے گرد آلود کپڑے بے نماز روزہ خور حرام خوری کے شکار ماں باپ سے بیوی بچوں سے چوری کرنے میں مبتلا سڑکوں اور راستوں میں برہنہ عورت پڑے ہوئے سوال اور گداگری میں مصروف۔
یہ مسلمان اتنا ذلیل کیوں ہوا۔ کیا اس کا گھر ماں باپ بیوی بچے نہیں ان کے بچوں کا ذریعہ معاش کیا ہے ان کی بیوی کس طرح زندگی بسر کرتی ہے ان کے علاوہ والدین کا دل دردمند نہیں ہے۔
جناب عالی! یہ ساری کارستانی ہیروئن اور چرس کی ہی ہے اتنی ذلت اور رسوائی برداشت کرنے کی وجہ ہیروئن ہی ہے یہ حضرات چرس اور ہیروئن کے عادی بن گئے ہیں تو ان کا دنیا میں یہ حال ہے اللہ ہی جانتا ہے کہ آخرت میں ان لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ اور ہیروئن کہیں آسمان سے بارش کی طرح نازل نہیں ہوتی بلکہ افیون ہی سے تیار کی جاتی ہے اگر آپ مسلمانوں کی اس تباہی پر خوش ہیں تو بے شک افیون ہیروئن کا کاروبار جائز سمجھ کر کرتے رہو۔ اور اگر آپ کے دل میں خدا کا خوف اور مسلمان پر رحم ہے تو اس قسم کے مہلک ترین چیز کی تجارت و کاشت کاری سے خود بھی پرہیز کریں اور دوسروں کو بھی منع کریں۔
شریعت میں بہت سے ایسے اشیاء ہیں جو مباح اور جائز کے درجہ میں ہے لیکن جب وہ مباح چیز کسی حرام کا ذریعہ بن جائے تو شریعت اس مباح چیز کو حرام قرار دیتا ہے فقہاء کرام اس قسم کے مسائل کے سدا الذرائع سے تعبیر کرتے ہیں اور اصولین قبیح لغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔
اور اگر آپ یہ کہے کہ ہیروئن ہم کفار کے لئے بھیجتے ہیں تو یہ بات درست نہیں اور اگر درست بھی ہو پھر جو مسلمان ہیروئن سے تباہ ہوئے تو قیامت کے دن اس کا ذمہ دار کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت کی رسوائی سے بچائیں۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین .

© rasailojaraid.com